www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان
ولی	وَلِیَ یَلِی ملنا وَلّٰی پھرنا
	تَوَلّٰی پھرنا۔ دوست بنانا۔ منہ پھیرنا
	وِلَایَۃ اختیار۔ وراثت۔ دوستی
	وَلِی مولیٰ دوست۔ مددگار۔ اولی اقتدار
ونی	وَنیٰ سُستی کرنا
وھب	وَھَبَ دینا
وھج	وَھَجَ روشن ہونا
وھن	وَھَنَ سُستی کرنا اَوْھَنَ کمزور
وھی	وَاھِیَۃٌ بوسیدہ۔ کمزور
ویل	وَیْلٌ افسوس۔ ہلاکت
	ھ
ھاؤم	ھَاؤُمُ لینا (ہامان ض ۱/۵)
ھبط	ھَبَطَ اترنا۔ گرنا
ھبو	ھَبَاءٌ چوراچورا۔ غبار
ھجد	تَھَجَّدَ رات کے کام (سونا اور جاگنا ض ۱/۲)
ھجر	ھَجَرَ چھوڑنا۔ فضول باتیں کرنا
	ھَاجَرَ چھوڑنا
ھجع	ھَجَعَ سونا
ھدّ	ھَدَّ گرنا ھُدْھُدْ پرندہ ض ۲/۱
ھدم	ھَدَمَ گرنا
ھدی	ھَدیٰ ہدایت دینا
	اِھْتَدیٰ ہدایت پانا
	ھُدیٰ راستہ ھَدْیٌ قربانی کا جانور
	ھَدِیَّۃٌ تحفہ (دینا)
ھرب	ھَرَبَ دوڑنا
ھرت	(ھاروت ض ۱/۲)
ھرع	ھَرَعَ دوڑنا
ھرن	(ھارون ض ۱/۲)

مادہ	الفاظ اور عنوان
ھزء	اِسْتَھْزَاء مذاق اڑانا ھُزُوٌ مذاق
ھزّ	ھَزَّ ہلانا اِھْتَزَّ ہلنا
ھزل	ھَزْلٌ بے ہودہ کلام
ھزم	ھَزَمَ شکست دینا
ھش	ھَشَّ ہلانا
ھشم	ھَشِیْمٌ چوراچورا
ھضم	ھَضْمٌ کم کرنا
ھطع	ھَطَعَ دوڑنا۔ دیکھنا (کیفیت نظر)
ھل	ھَلْ کیا۔ نہیں
ھلع	ھَلَعَ بے قرار ہونا
ھلك	ھلك مرنا۔ ہلاک ہونا
	اَھْلَكَ مارنا۔ ہلاک کرنا۔ خرچ کرنا
ھلّ	اَھَلَّ شور کرنا اَھِلَّۃٌ چاند
ھلمّ	ھَلُمَّ آنا۔ لانا
ھمد	ھَمَدَ خشک ہونا
ھمر	اِنْھَمَرَ گرنا
ھمز	ھَمَزَ طعنہ دینا۔ دل میں بات ڈالنا
ھمس	ھَمْسٌ آواز
ھمّ	ھَمَّ ارادہ کرنا
ھمن	مُھَیْمِنٌ نگہبان
ھنأ	ھَنِیْئًا مزا
ھود	ھَادَ لوٹنا۔ یہودی ہونا
	(ھُوْدٌ ض ۱/۲)
ھور	ھَارَ۔ اِنْھَارَ گرنا
ھون	اَھَانَ ذلیل کرنا
	ھَیِّنٌ۔ اَھْوَنُ آسان
ھوی	ھَوٰی خواہش کرنا۔ گرنا
	اَھْویٰ خواہش ھَاوِیَۃٌ دوزخ
	اَھْویٰ گرانا اِسْتَھْوٰی اپنی مرضی

مادہ	الفاظ اور عنوان
	پر لگا لینا (۲/۶)
ھیأ	ھَیْئَۃٌ شکل وصورت ھَیَّأ مہیا کرنا
ھیت	ھَیْتَ آنا۔ لانا
ھیج	ھَاجَ خشک ہونا۔ جوبن پر آنا
ھیل	ھَالَ پھسلنا
ھیم	ھَامَ آوارہ پھرنا
	ھِیْمٌ اونٹ۔ پیاسا
	ی
یئس	یَئِسَ نا امید ہونا
	اِسْتَیْئَسَ نا امید ہونا۔ غمگین ہونا
یبس	یَبَسَ خشک ہونا
یتم	(یتیم ض ۱/۲)
یدی	یَدٌ ہاتھ بَیْنَ اَیْدِیْ آگے
یسر	یُسْرًا آہستہ آہستہ مَیْسَرَۃٌ فراخی
	یَسَرَ آسان ہونا یَسَّرَ آسان کرنا
	تَیَسَّرَ میسر آنا۔ آسان ہونا (۴۲/۲)
	اِسْتَیْسَرَ 〃 〃 (۱۹۶/۲)
یسع	(یَسَعَ ض ۱/۲)
یعقوب	(یعقوبؑ ض ۱/۲)
	یعوق۔ یغوث دیکھیے ض ۱/۲
یقت	(یاقوت ۲/۳)
یقظ	(اَیْقَاظٌ جاگنا ۱۸/۱۸)
یقن	اَیْقَنَ یقین کرنا
	اِسْتَیْقَنَ یقین آنا
یمّ	یَمٌّ پانی کے ذخیرے
	تَیَمَّمَ ارادہ کرنا۔ تیمم کرنا ۴۳/۴
یمن	یمین قسم۔ ہاتھ۔ اَیْمَن بابرکت
	مِلْكُ یَمِیْن لونڈی۔ غلام
ینع	یَنَعَ پھل پکنا
یوم	یَوْمٌ دن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنکروں اور چھوٹے پتھروں کو اٹھائے پھرتی ہے (منجد) چنانچہ یہ لفظ قرآن کریم میں پتھروں کی بارش کے معنی میں استعمال ہوا ہے (۶۷/۱۷) اور حَصَب کے معنی ایندھن بھی ہے (منجد) اور اس سے مراد جماداتی ایندھن ہے۔ مثلاً گندھک۔ پوٹاش اور دوسرے آتش گیر مادے۔ اور پتھر وغیرہ غرضیکہ ہر وہ چیز جو آگ کو بھڑکا دے وُہ حصب ہے (ف ل ۱۶) ارشاد باری ہے:

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (۲۱/۹۸) کافرو اس روز تم اور جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔

۳۔ وَقُوْد: وَقَدَ بمعنی آگ روشن کرنا اور وَقُوْد ہر وُہ ایندھن ہے جو شعلہ پیدا کر کے جلے (ف ل ۲) خواہ وہ لکڑیاں ہوں یا پتھر یا انسان۔ بعض دفعہ آگ کی تیزی اس انتہا کو پہنچ جاتی ہے کہ پانی بھی اسے بجھانے کی بجائے اس کے مزید بھڑکنے کا سبب بن جاتا ہے۔ تو اس صورت میں پانی بھی وقود میں شامل ہو گا۔ کوئی بھی ایندھن کی قسم ہو جب وُہ جل رہا ہو تو اس وقت وُقود کہلاتے گا پہلے نہیں۔ اسی لیے فرمایا:

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲/۲۴) تو اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔

ماحصل (۱) حَطَب، نباتاتی ایندھن، ناکارہ لکڑیاں، بالن۔

(۲) حَصَب، جماداتی اور معدنیاتی ایندھن۔ (۳) وُقُوْد، جلتے ہوئے ایندھن کو خواہ کسی قسم کا ہو وُقود کہتے ہیں۔

۵۱۔ اَے (حرفِ ندا)

کے لیے قرآن میں یَا۔ اَیُّهَ اور یَاَیُّهَا کے الفاظ آئے ہیں۔

یَا کا استعمال عام ہے۔ اسم نکرہ اور معرفہ سب پر داخل ہو سکتا ہے جیسے یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (۲/۴۰) اور یٰمَرْیَمُ (۳/۴۲) (اے مریم) لیکن جب اسم نکرہ پر ال معرفہ کا داخل ہو تو اَیُّهَ - یا - اَیُّهَا استعمال ہو گا۔ جیسے اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ (۵۵/۳۱) (اے دو بھاری فرقو) اور اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ (۳۹/۶۴) (اے جاہلو) اور مؤنث کے لیے اَیَّتُهَا آتا ہے جیسے اَیَّتُهَا الْعِیْرُ (۱۲/۷۰) (اے قافلہ والو) اور کبھی کلام میں زور پیدا کرنے اور تحسینِ کلام کے لیے یَا اور اَیُّهَا کو ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نکرہ معرف باللام پر ہی داخل ہو گا جیسے فرمایا یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ (۳۳/۵۰) اور یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ (۲/۲۱) (اے لوگو) پھر جس طرح یہ الفاظ نکرہ معرف باللام پر داخل ہوتے ہیں، اسمائے موصولہ الذی، الذین وغیرہ پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ جیسے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (۲/۹) (لفظی ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو) اور مؤنث کے یٰۤاَیَّتُهَا آتے گا جیسے فرمایا یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۸۹/۲۷) (اے اطمینان پانے والی جان)۔

یاد رہے کہ (۱) منادیٰ کے واحد، تثنیہ، جمع ہونے کا حرفِ ندا پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (۲) اللہ سے پہلے یَا کا استعمال ترکیب موضوعہ اور غیر عرب کی پیداوار ہے۔ جیسے یا اللہ کہنا۔ قرآن و حدیث میں اے اللہ کے لیے اَللّٰهُمَّ کا لفظ آتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) بَرَّأَ: کسی کو تہمت یا عیب سے پاک کرنا۔ نیز دیکھیے صاف کرنا۔
پاکیزگی بیان کرنا کے لیے دیکھیے "تسبیح وتقدیس"

۴۔۔۔۔۔ پانا

کے لیے وَجَدَ، ثَقِفَ، اَلْفٰی اور اَدْرَكَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ وجد۔ کسی چیز کو موجود دیکھنا (مف) اس لفظ کا استعمال عام ہے اور ہر جگہ استعمال ہو سکتا ہے۔ قرآن میں ہے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (۳/۳۷) — زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس (مریم) کے پاس آتے تو اس کے پاس کھانا پاتے۔

۲۔ ثقف، بمعنی کسی چیز کے پالینے یا کسی کام کے کرنے میں حذاقت اور مہارت سے کام لینا (مف) اور ثقف فن حرب وضرب کے استاد اور ماہر کو کہتے ہیں (م۔ل) ثقیف بمعنی دانا اور ہوشیار اور ثقافت بمعنی دانائی اور مہارت اور ثَقِفَ بمعنی کسی کو پانا اور اس کی خوب خبر لینا اور اس پر فتح پانا ہے۔ (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ (۲/۱۹۱) — اور ان کو جہاں پاؤ قتل کر دو۔ اور جہاں سے اُنہوں نے تم کو نکالا ہے وہاں سے تم بھی اُن کو نکال دو۔

دوسرے مقام پر بالکل ایسے ہی موقع کے لیے ثقف کے بجائے وجد کا لفظ استعمال ہوا ہے جو وجد کی عمومیت پر دال ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (۴/۸۹) — تو اُن کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو۔

۳۔ اَلْفٰی، لفو بمعنی کسی چیز کے آگے سے حجاب دُور ہونا اور اس کا ظاہر ہو جانا (م۔ل) اور اَلْفٰی یعنی از خود کسی چیز کا علم میں آنا یا کوئی چیز سامنے آنا۔ قرآن میں ہے:

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ۔ (۱۲/۲۵) — اور وہ دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے یوسف پیچھے زلیخا) اور عورت نے ان کا کرتا پیچھے سے (پکڑ کر جو کھینچا تو) پھاڑ ڈالا۔ اور دونوں کو دروازے کے پاس عورت کا خاوند مل گیا۔

دوسرے مقام پر قرآن کریم میں ہے:

قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا (۲/۱۷۰) — کہتے ہیں بلکہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔

اس آیت میں اَلْفٰی کا استعمال اس لحاظ سے ہوا ہے کہ چیز انہیں نسلاً بعد نسل ورثہ میں ملی تھی۔ ایک دوسرے مقام پر بالکل ایسے ہی موقع پر اَلْفٰی کی جگہ وَجَدَ کا لفظ استعمال ہوا ہے جو وَجَدَ کی عمومیت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کے پاس ایک نابینا آیا۔

۲۔ کَلَحَ : یہ عبس کا اگلا درجہ ہے۔ چہرہ پر سلوٹیں پڑ جانا کہ شکل بگڑ جائے (ف۔ل ۱۳۹) اور بعض کے نزدیک ہونٹوں کو اس طرح اوپر نیچے کرنا کہ دانت نظر آنے لگیں اور چہرہ بدنما نظر آئے۔ (م۔ق) قرآن میں ہے:

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ (۲۳/۱۰۴) آگ اُن کے مونہوں کو جھلس دے گی اور وُہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے۔ (جالندھری)

جھلس دیگی انکے منہ کو آگ اور وُہ اسمیں بدشکل ہو رہے ہونگے (عثمانی)

۳۔ بَسَرَ : عَبَسَ کا آخری درجہ۔ جب تیوری چڑھانے کا عمل انتہا کو پہنچ جائے تو بَسَرَ کہلائیگا۔ ترش رُو ہونا (ف۔ل ۱۳۹) قرآن میں ہے:

ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ (۲۲/۷۴) پھر تامل کیا۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا۔ (جالندھری)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس کھچا چلا جاتا ہے (مف) جیسے بھوک' پیاس، مال کی حرص اور جنسی شہوت۔ خواہ ان کا استعمال اچھا ہو یا بُرا۔ اور ان میں انسان کے اپنے ارادہ کو دخل نہیں ہوتا (فق ل ۹۸) قرآن میں ہے :

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ	لوگوں کو ان کی خواہش کی چیزیں یعنی عورتیں، بیٹے اور
النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ	سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان زدہ
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ	گھوڑے، مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں۔
الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ (۳/۱۴)	

اور شھو یشھو بمعنی کھانے کا لذیذ ہونا (منجد) اور اشتھا کا لفظ کھانے پینے کی چیزوں کی طلب یا بھوک سے مخصوص ہو گیا ہے۔ قرآن میں ہے :

وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ	اور جنت میں جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا ملے گی اور
فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ (۴۱/۳۱)	جو چیز طلب کرو گے تمہارے لیے موجود ہو گی۔

۵۔ وطر: کسی چیز کی انتہائی خواہش اور اہم ضرورت (مف) ہمبستری، شہوت (م۔ق) قرآن میں یہ لفظ جنسی خواہش کے لیے ہی استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے :

لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ	تاکہ مومنوں کے لیے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے
فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ	ساتھ نکاح کرنے میں کوئی مضائقہ نہ رہے۔ جبکہ وہ ان سے
وَطَرًا (۳۳/۳۷)	خواہش پوری کر (کے طلاق دے) چکے ہوں۔

ماحصل: (۱) اَمَل: ایسی خواہش جس کے لیے طویل مدت درکار ہو۔ (۲) اُمْنِیَّة: بے بنیاد اور جھوٹی خواہش۔ (۳) هَوٰی: بُری خواہشات یا فطری خواہشات کا بُرا استعمال۔ (۴) شَهْوَت: انسان کی طبعی خواہشات۔ (۵) وَطَر: انتہائی خواہش اور اہم ضرورت۔ بالخصوص ہم بستری۔

۱۵۔ خوبصورت

کے لیے بَهِیْج، نَاضِرَة اور حِسَان کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ بَهِیْج: بَهُجَ بمعنی خوبصورت ہونا۔ اور ابھج المکان بمعنی کسی جگہ کا سرسبز و شاداب ہونا اور بَهْجَة بمعنی خوبصورتی۔ سرسبزی، شادابی۔ سرور۔ خوشی یا اظہارِ خوشی (منجد) گویا بَهْجَة کا لفظ عموماً نباتات کی خوبصورتی کے لیے آتا ہے۔ ایسی خوبصورتی جو دل کو خوش کر دے۔ اور بَهِیْج بمعنی خوبصورت پُر رونق، پُر بہار۔ ارشادِ باری ہے :

وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ (۵۰/۷)	اور ہم نے زمین میں ہر طرح کی خوشنما چیزیں اگائیں۔

۲۔ نَاضِرَة: نَضَرَ بمعنی ترو تازہ ہونا۔ اور نَضَرَ الْوَجْهُ بمعنی چہرے کا ملائم، تازہ اور خوبصورت ہونا۔ اور نَضْرَة بمعنی حُسن، رونق نعمت۔ اور نَاضِر بمعنی خوبصورت۔ نرم و نازک (منجد) یہ لفظ گو نباتات کی ترو تازگی کے حُسن پر بھی استعمال ہوتا ہے تاہم اس کا اکثر استعمال انسان کے چہرے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) اَصْفَاد: بمعنی طوق یا زنجیر۔ (۴) اَغْلَال، اعم ہے اور سب معنوں میں آتا ہے خواہ ہتھکڑی ہو یا بیڑیاں یا طوق۔

(۳) اَنْکَال، لگام، کڑیالہ۔ بیڑیاں۔

۸ ـــــ زندہ کرنا

کے لیے اَحْیَا۔ بَعَثَ اور اَنْشَرَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ اَحْیَا، حَیِیَ بمعنی جینا۔ زندہ رہنا۔ اور اَحْیَا (ضد اَمَاتَ) بمعنی مردے کو زندہ کرنا معروف لفظ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ (۲/۷۳) — اسی طرح خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا ہے۔

۲۔ بَعَثَ: بنیادی طور پر اس میں دو معنی پائے جاتے ہیں (۱) اٹھانا ـ اُبھارنا (۲) تنہا روانہ کرنا اور جب اس لفظ کا استعمال مُردوں سے متعلق ہو جو قبروں میں پڑے ہیں تو اس کا مطلب انھیں قبروں میں زندہ کر کے اٹھانا اور میدانِ محشر کی طرف چلانا ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔ (۲۲/۷) — اور بیشک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو، جو قبروں میں ہیں جلا اٹھائے گا۔

۳۔ اَنْشَرَ: نَشَرَ کا بنیادی معنی پھیلانا ہے (ضد طوی) اور نشر المیّت نشورا کے معنی میت کے ازسرِنو زندہ ہونے کے ہیں (مف) اور اِلَيْهِ النُّشُوْرُ میں زندہ ہونا۔ اٹھنا اور پھیلنا تینوں معنی پائے ہیں یعنی لوگ زندہ ہو کر پھیل جائیں گے اور اس کی طرف روانہ ہوں گے۔ اور اَنْشَرَ کے معنی زندہ کر کے میدانِ محشر میں پھیلانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ (۸۰/۲۲) — پھر اللہ نے اس انسان کو موت دی پھر قبر میں دفن کرایا۔ پھر جب چاہے گا اسے اٹھا کھڑا کرے گا۔

ماحصل: (۱) اَحْیَا: کسی بھی مردے کو زندہ کرنا۔ اس کا استعمال عام ہے۔

(۲) بَعَثَ: قبر میں پڑے ہوئے مردوں کو زندہ کرنا اور اٹھانا۔

(۳) اَنْشَرَ: زندہ کرنا۔ اٹھانا اور پھیلانا۔

۹ ـــــ زندہ ہونا ـــ رہنا ـ رکھنا

کے لیے حَیِیَ (حَیَّ) عَاشَ اور اِسْتَحْیَاءَ کے الفاظ قرآن میں پائے جاتے ہیں۔

۱۔ حَیِیَ بمعنی جینا۔ زندہ رہنا۔ اور حیٰوۃ بمعنی زندگی۔ یہ لفظ بڑا وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ حیوانات تو زندہ ہیں ہی، موجودہ تحقیق یہ ہے کہ جمادات میں بھی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ، فرشتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَکُمْ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ۔ (۱۴/۲۲) — شیطان اپنے پیروکاروں سے کہے گا تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ تو میں تمہاری فریادرسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری کر سکتے ہو۔

ماحصل: (۱) اگر اللہ سے فریادرسی کی دعا یا ندا کی جائے اور وہ قبولیت بخشے تو یہ استجاب ہے، جبکہ اصرخ میں ہر چیخ و پکار سننے والا فریاد کو پہنچ سکتا ہے۔

۹۔۔۔۔۔فریاد کرنا

کے لیے اِسْتَغَاث[۱] اور اِسْتَصْرَخَ[۲] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ استغاث: غَاثَ بمعنی سختی کے وقت کسی کی اعانت اور مدد کرنا (م۔ل) اور غَیْث اس بارش کو کہتے ہیں جو بروقت بھی ہو اور ضرورت کے مطابق بھی۔ اور استغاث کے معنی خدا سے ایسی بارش کے لیے فریاد کرنا بھی اور سختی کے وقت خدا سے یا دوسرے حاکم سے اعانت اور مدد طلب کرنا بھی۔ استغاثہ مشہور لفظ ہے۔ بمعنی حاکم یا عدالت کے سامنے اپنے پر ظلم یا زیادتی کی فریاد کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ (۸/۹) — جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد سن لی۔

۲۔ اِسْتَصْرَخَ: بمعنی چیخ و پکار کر کے اپنی فریاد عام لوگوں کو سنانا اور اُن سے امداد چاہنا (تفصیل پیچھے گزر چکی) قرآن میں ہے:

فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَہٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُہٗ (۲۸/۱۸) — تو اس وقت اس آدمی نے، جس نے کل موسیٰؑ سے مدد مانگی تھی آج بھی ان کے سامنے فریاد کرنے لگا۔

ماحصل: فریاد اگر اللہ یا حاکم مجاز کے سامنے پیش کی جائے تو استغاث کا لفظ آئے گا اور اگر چیخ و پکار کے ذریعہ عوام کو مدعو کیا جائے تو اِسْتَصْرَخَ آئے گا۔

۱۰۔۔۔فساد کرنا۔۔۔ڈالنا

کے لیے اَفْسَدَ[۱]۔ عَثَا یا عَاثَ[۲]۔ نَزَغَ[۳] کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَفْسَدَ: فَسَدَ بمعنی کسی چیز کا بگڑنا، خراب ہو جانا۔ اور اَفْسَدَ بمعنی کسی چیز کو بگاڑنا اور خراب کر دینا (فساد ضد اصلاح) فساد کا لفظ مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے ارشادِ باری ہے:

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (۷/۵۶) — اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَقْبُوْضَةٌ (۲/۲۸۳) رکھ کر (قرض لے لو)

۲۔ سَفَرَة: (سافر کی جمع) اَلسِّفْر بمعنی وہ کتاب جو حقائق کو بے نقاب کرتی ہو (م۔ل) اور اسفار بمعنی تورات کی شروح و تفاسیر۔ اور سافر وہ شخص جو ایسی تحریر کرتا یا لکھتا ہو۔ نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے۔ الہامی تحریر لکھنے والے۔ ارشادِ باری ہے:

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ (۸۰/۱۶) — وہ (نصیحت) عزت والے اوراق میں ہے جو اونچے رکھے ہوئے اور نہایت پاکیزہ ہیں۔ انھیں بہت عزت والے اور نیک لکھنے والوں کے ہاتھوں نے لکھا۔

ماحصل: کاتب: عام ہے۔ سفرة: متبرک اور پاکیزہ تحریریں لکھنے والے۔

۱۲۔ لگاتار پے درپے

کے لیے تَتْرًا، عَلٰى فَتْرَةٍ، حُسُوْم، رَدِفَ، دَاْب، مُتَتَابِع اور وَصَّلَ کے الفاظ قرآن مجید میں آئے ہیں۔

۱۔ تَتْرًا: بمعنی ایک کے بعد دوسرا آنا اس طرح کہ درمیان میں وقفہ نہ ہو (منجد) تواتر اور متواتر مشہور الفاظ ہیں۔ یعنی بیک وقت کئی ایک تو ہو سکتے ہیں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی وقت کوئی بھی نہ ہو۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا (۲۳/۴۴) — پھر ہم پے درپے اپنے پیغمبر بھیجتے رہے۔

۲۔ عَلٰى فَتْرَةٍ: فَتَرَ بمعنی کام کرتے کرتے کسی چیز کی رفتار کا کم ہونا اور اس میں ضعف واقع ہونا۔ (م۔ل مف) ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ۔ (۵/۱۹) — اے اہل کتاب، تمہارے پاس ہمارا پیغمبر اس وقت آیا جب (پہلے) رسولوں (کی تعلیم کا) سلسلہ ماند پڑ چکا تھا۔ یہ رسول تمہارے لیے (احکامِ الٰہی کی) وضاحت کرتا ہے۔

۳۔ حُسُوْمًا: حَسَمَ بمعنی کسی چیز کے نشان کو زائل کرنا اور مٹا دینا۔ اور حَسَمَ الدَّاءَ بمعنی مسلسل داغ دے کر زخم اور اس کے نشان کو مٹا دینا۔ اور نَالَهُ حُسُوْمًا بمعنی نحوست نے اس کا نام و نشان مٹا ڈالا (مف) اور حَسَمَ بمعنی جڑ سے کاٹنا۔ حَسَمَ الْعِرْقَ بمعنی رگ کاٹ کر اس کو داغ دینا تاکہ خون بند ہو جائے۔ اور حُسُوْم بمعنی نامبارک۔ منحوس (منجد) گویا حُسُوْم میں تین باتوں کا تصور پایا جاتا ہے۔ (۱) تکلیف اور نحوست (۲) تسلسل (۳) قلع قمع۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ — رہے عاد، تو ان کا سناٹے کی سرد ہوا سے ستیاناس کر دیا گیا۔ اللہ نے ان پر سات راتیں اور آٹھ دن اس طوفان کو لگاتار چلائے رکھا تو اب تم اس قوم کو مرے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سَافِل بمعنی قدرومنزلت کے لحاظ سے فروتر۔ پست اور حقیر۔ اور اَلسِّفْلَۃ بمعنی کمینے لوگ (مف) ارشادِ باری ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ۝ (۹۵/۴-۵) — بیشک ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا پھر (رفتہ رفتہ) اس کی حالت کو (بدل کر) پست سے پست تر کر دیا۔

ماحصل: (۱) تَحْتَ بمعنی نیچے۔ اسم ظرف ہے۔ (۲) اَسْفَلَ سَافِل، کسی چیز کا نچلا حصہ یا قدرومنزلت میں پست۔ نیچے۔ فروتر۔ کمتر۔

۳۱ نیچے کرنا۔ رکھنا۔ پست کرنا

کے لیے خَفَضَ، غَضَّ، قَصَرَ اور خَشَعَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ خَفَضَ: بمعنی پست کرنا۔ جھکانا (ضد رفع) خافِض اور رافِع دونوں اللہ تعالیٰ کے نام ہیں۔ یعنی کسی کو نیچے کر دینے والا اور کسی کو سربلند کر دینے والا۔ خَفَضَ الصَّوْتَ۔ اس نے آواز کو دھیما کیا اور خَفَضَ الْجَنَاحَ بمعنی بازو نیچے رکھنا۔ جھکانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ (۱۷/۲۴) — اور والدین کے سامنے از راہ کرم عاجزی کا پہلو جھکا دے۔

۲۔ غَضَّ: نظر یا آواز کو نیچے رکھنے یا پست کرنے کے لیے آتا ہے۔ غَضَّ صَوْتَہٗ۔ اس نے آواز کو پست کیا اور غَضَّ بَصَرَہٗ اس نے نگاہ کو نیچے رکھا یا ناجائز چیز سے نگاہ کو روکا۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ (۲۴/۳۱) — مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ (۳۱/۱۹) — اپنی چال میں اعتدال رکھو اور آواز نیچی رکھا کرو۔

۳۔ قَصَرَ: بمعنی کسی چیز کی لمبائی یا اس کی انتہا کو نہ پہنچنا (مف۔ م۔ ل) کم کرنا۔ چھوٹا کرنا۔ کوئی کام جتنا چاہیے تھا اتنا نہ کرنا۔ جیسے صَلٰوۃُ الْقَصْرِ اور قَصْرُ الطَّرْفِ بمعنی نگاہ جتنی دور تک جا سکتی ہے۔ اتنا نہ دیکھنا بلکہ صرف نیچے نظر رکھنا۔ ان معنوں میں یہ لفظ نگاہوں کے لیے مخصوص ہے۔ قرآن میں ہے:

وَعِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ (۳۷/۴۸) — اور ان کے پاس موٹی آنکھوں والی اور نگاہ نیچی رکھنے والی عورتیں ہوں گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ ۳

لغت ذوی الاضداد

ضِدّ کا لغوی معنی مخالفت یا خلاف کرنا ہے۔ لیکن یہ لفظ خلاف سے اخص ہے۔ امام راغب کے نزدیک ضِدّین کی تعریف یہ ہے کہ ایسی دو چیزیں جو ایک دوسرے کے متقابل ہوں اور ایک ہی جنس سے ہوں اور کبھی جمع نہ ہو سکتی ہوں۔ جیسے سیاہی اور سفیدی کہ دونوں کی جنس رنگت یا رنگ ہے (مف) اور ابن الفارس کے نزدیک ضِدّین کی تعریف یہ ہے کہ "ایسی دو متقابل اشیاء جن کا ایک ہی وقت میں اجتماع ناممکن ہو۔ جیسے دن اور رات (م ل) اور ضدّ کا لفظ خلاف سے اخص اس طرح ہے کہ ہر ضد خلاف ضرور ہے لیکن ہر خلاف ضد نہیں ہوتا۔

کسی چیز کی ضد کا معلوم ہونا اس لحاظ سے مفید ہوتا ہے کہ اگر ایک لفظ کے معنی ذہن میں ہوں تو دوسرے کے معنی خود بخود ذہن میں آجاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل لغت اکثر مقامات پر الفاظ کے اضداد بھی درج کر دیتے ہیں۔ ہم نے بھی اس کتاب میں جا بجا اضداد کا اندراج کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں ضمیمہ ہذا محض اسی افادیت کے لیے تجویز کیا ہے۔ اضداد والے الفاظ کو ہم تین قسموں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ ایسے الفاظ جو بذاتہ ذوی الاضداد ہیں۔ یعنی ایک ہی لفظ میں اس کی ضد کا معنی بھی موجود ہوتا ہے۔ جیسے عَدَلَ بمعنی انصاف کرنا بھی ہے اور بے انصافی بھی۔ اسی طرح فَرَّطَ کے معنی کمی کرنا بھی ہے اور زیادتی کرنا بھی۔

۲۔ ایسے الفاظ یا سہ حرفی مادے جن میں صرف ایک حرف کی تبدیلی سے ان میں خلاف معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسے تَرِبَ بمعنی تنگدست اور مفلوک الحال ہونا۔ اور تَرِفَ بمعنی خوشحالی کی زندگی بسر کرنا۔ یا پھر ان میں لطیف سا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔

۳۔ عام فہرست لغت اضداد۔ جیسے اَبْیَض کی ضد اَسْوَد یا نَہَار کی ضد لَیْل۔

اسی ترتیب سے ہم یہ لغت بہ ترتیب حروف تہجی پیش کر رہے ہیں۔

۱۔۔۔۔ الفاظ ذوی الاضداد

۱۔ ازر: اِزَار بمعنی (۱) تہبند (۲) چادر (۳) ہر وہ چیز جو ستر کو ڈھانکے۔ اور اَزَرَ کے معنی قوت دینا اور مدد کرنا بھی اور ضعف اور کمزوری بھی (م۔م) قوت دینا یا مضبوط کرنا کے لیے اَزَرَ اور آزَرَ کے ابواب مستعمل ہیں۔ قرآن میں ہے:

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ (۴۸/۲۹) کھیتی کی طرح جس نے اپنا ڈنٹھل نکالا پھر اسے مضبوط کیا

اور کمزوری کے معنوں کے لیے صاحب محیط المحیط نے درج ذیل آیت سے استدلال کیا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ